الصالحات:مجلہ برائے خواتین، معاشرہ، اور مذہب (سماجی علوم) جلد ۴، شمارہ۴ ، اکتوبرتا دسمبر،۲۰۲۵ آئی ایس ایس این: ۲۱۲۷-۲۹۵۹؛ ای-آئی ایس ایس این: ۲۱۳۵-۲۹۵۹

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے دعوتی و تربیتی منہج کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Da'wah and Training Methodology of Dawah Academy, International Islamic University Islamabad

**** Yasir Ijaz, ** Dr. Rizwan Younas***

** PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies, University of Gujrat*

*** Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Gujrat*

KEYWORDS

Dawah Academy, Da'wah, Tarbiyah, International Islamic University Islamabad, Training Methodology, Islamic Education, Pakistan.

ABSTRACT

Da'wah and Tarbiyah constitute fundamental dimensions of Islamic education, intellectual development, and moral reform. In the contemporary era, Islamic institutions are required to adopt effective methodologies that address emerging educational and social challenges while preserving the essential teachings and values of Islam. Among such institutions, Dawah Academy of the International Islamic University Islamabad has emerged as a prominent center for Islamic outreach, education, and training. This study examines the Da'wah and training methodology of Dawah Academy, focusing on its institutional objectives, educational strategies, training programs, and outreach activities. Employing a qualitative and analytical approach, the study explores the theoretical foundations and practical dimensions of the Academy's methodology through an analysis of its publications, training manuals, and institutional initiatives. The study also highlights the Academy's contribution to the promotion of religious awareness, character development, and community-oriented Islamic education. The findings indicate that Dawah Academy has developed a balanced and systematic model that integrates Islamic teachings with contemporary educational practices. Its methodology emphasizes moderation, inclusivity, practical engagement, and capacity building, enabling the institution to address the religious, intellectual, and social needs of diverse segments of society. The study concludes that Dawah Academy represents a significant model of institutionalized Da'wah and Tarbiyah in Pakistan and offers valuable insights for contemporary Islamic educational and training institutions.

تعارف

انیسویں دعوت و تربیت اسلامی تعلیمات کا بنیادی جوہر اور انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مرکزی مقصد ہے۔ قرآن مجید نے جہاں انسانیت کو خیر، ہدایت اور فلاح کی طرف بلانے کی ذمہ داری امتِ مسلمہ پر عائد کی ہے، وہاں اس دعوت کو مؤثر بنانے کے لیے تزکیۂ نفس، اصلاحِ اخلاق اور تربیتِ افراد کو بھی ناگزیر قرار دیا ہے۔ اسلامی تاریخ کا مطالعہ یہ حقیقت آشکار کرتا ہے کہ دعوت اور تربیت ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ مربوط رہے ہیں؛ دعوت فکر و عقیدہ کی اصلاح کا ذریعہ بنتی

*Corresponding Author: *Yasir Ijaz*
Email Address: *Yasirijazchaudhry@gmail.comk*

ہے جبکہ تربیت ان افکار کو عملی زندگی میں راسخ کرنے کا عمل انجام دیتی ہے۔ اسی باہمی تعلق کی بنیاد پر اسلامی تہذیب نے ایسے افراد اور ادارے پیدا کیے جنہوں نے مختلف ادوار میں معاشروں کی فکری، اخلاقی اور سماجی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کیا۔

عصرِ حاضر میں عالمِ اسلام کو فکری انتشار، تہذیبی یلغار، مذہبی انتہاپسندی، اخلاقی انحطاط اور جدید ذرائع ابلاغ سے پیدا ہونے والے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان حالات میں دعوتی سرگرمیوں کو محض روایتی اسالیب تک محدود رکھنا مطلوبہ نتائج پیدا نہیں کر سکتا، بلکہ ایسے منظم اداروں کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو دعوت اور تربیت کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہوئے علمی، فکری اور عملی بنیادوں پر آگے بڑھائیں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر مسلم دنیا میں متعدد ادارے قائم ہوئے جنہوں نے دعوتی خدمات کو ادارہ جاتی شکل دی اور مختلف طبقاتِ معاشرہ کے لیے تربیتی پروگراموں، تعلیمی سرگرمیوں اور ابلاغی منصوبوں کا آغاز کیا۔ پاکستان میں دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، اسی نوعیت کا ایک نمایاں ادارہ ہے جس نے گزشتہ کئی دہائیوں سے دعوتِ دین اور تربیتِ افراد کے میدان میں قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں۔

دعوۃ اکیڈمی کا قیام 1985ء میں اس تصور کے تحت عمل میں آیا کہ اسلامی دعوت کو جدید علمی و تربیتی تقاضوں کے مطابق منظم کیا جائے اور ایسے افراد تیار کیے جائیں جو مختلف سماجی، تعلیمی اور پیشہ ورانہ میدانوں میں اسلام کی صحیح ترجمانی کر سکیں۔ اکیڈمی نے اپنے قیام کے بعد نہ صرف دعوتی لٹریچر کی تیاری اور اشاعت پر توجہ دی بلکہ ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوانوں، سرکاری افسران اور دیگر سماجی طبقات کے لیے خصوصی تربیتی کورسز اور ورکشاپس کا ایک جامع نظام بھی تشکیل دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ابلاغِ عامہ، فاصلاتی تعلیم، سیمینارز، کانفرنسز اور میڈیا پروگراموں کے ذریعے دعوتی پیغام کو قومی اور بین الاقوامی سطح تک پہنچانے کی کوشش کی گئی، جس کے نتیجے میں اکیڈمی ایک ہمہ جہت دعوتی و تربیتی ادارے کے طور پر ابھری۔

دعوۃ اکیڈمی کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے دعوت کو محض نظری مباحث تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے تربیت، کردار سازی اور عملی زندگی سے جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ اکیڈمی کے مختلف تربیتی پروگرام اس امر کی عکاسی کرتے ہیں کہ دعوتی عمل کی کامیابی کے لیے علمی آگاہی کے ساتھ عملی مہارت، ابلاغی صلاحیت، قیادت اور سماجی شعور بھی ناگزیر ہیں۔ اسی وجہ سے اس کے تربیتی منہج میں اعتدال، تدریج، حکمت، مکالمہ اور عصری تقاضوں کی رعایت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہ خصوصیات اکیڈمی کو دیگر دعوتی اداروں سے ممتاز کرتی ہیں اور اسے معاصر اسلامی دعوت کے ایک مؤثر ادارہ جاتی نمونے کے طور پر پیش کرتی ہیں۔

زیرِ نظر تحقیق کا مقصد دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے دعوتی و تربیتی منہج کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرنا ہے۔ اس تحقیق میں اکیڈمی کے قیام، مقاصد، دعوتی حکمتِ عملی، تربیتی پروگراموں، علمی خدمات اور ادارہ جاتی ترجیحات کا جائزہ لیا جائے گا تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ اکیڈمی نے دعوت اور تربیت کے میدان میں کون سا منہج اختیار کیا، اس کے نمایاں خصائص کیا ہیں اور معاصر دعوتی تقاضوں کے تناظر میں اس کی افادیت کس حد تک مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ اس مطالعے سے نہ صرف دعوۃ اکیڈمی کی خدمات کا علمی تعارف سامنے آئے گا بلکہ معاصر اسلامی دعوت کے ادارہ جاتی مناہج کے فہم میں بھی مدد ملے گی۔

1 دعوۃ اکیڈمی: تعارف و پس منظر

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا ایک اہم علمی، دعوتی اور تربیتی ادارہ ہے جو اسلامی تعلیمات کے فروغ، دعوتِ دین کی مؤثر اشاعت اور مختلف طبقاتِ معاشرہ کی فکری و عملی تربیت کے لیے قائم کیا گیا۔ اکیڈمی کے قیام کا بنیادی مقصد ایسے دعوتی اور تربیتی نظام کو فروغ دینا تھا جو قرآن و سنت کی تعلیمات کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق پیش کرتے ہوئے افراد اور معاشرے کی اصلاح میں مؤثر کردار ادا کر سکے۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے علمی و فکری ماحول میں قائم ہونے والی یہ اکیڈمی ابتدا ہی سے دعوتی خدمات، تربیتی پروگراموں، اشاعتی سرگرمیوں اور ابلاغی منصوبوں کے ذریعے قومی اور بین الاقوامی سطح پر اپنی شناخت قائم کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، تعارف و خدمات)

پاکستان کے قیام کے بعد اسلامی تعلیمات کے فروغ اور معاشرتی اصلاح کے لیے مختلف سطحوں پر کوششیں کی گئیں، تاہم جدید تقاضوں سے ہم آہنگ دعوتی اور تربیتی اداروں کی ضرورت مسلسل محسوس کی جاتی رہی۔ اسی تناظر میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے قیام کے بعد ایک ایسے ادارے کی ضرورت سامنے آئی جو علمی تحقیق کے ساتھ ساتھ دعوت اور تربیت کے میدان میں عملی کردار ادا کر سکے۔ چنانچہ 1985ء میں دعوۃ اکیڈمی کا قیام عمل میں آیا جس نے مختصر مدت میں اپنے دعوتی و تربیتی پروگراموں، علمی سرگرمیوں اور اشاعتی منصوبوں کے ذریعے ایک مؤثر ادارہ جاتی شناخت حاصل کر لی۔ (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، دعوۃ اکیڈمی پروفائل)

دعوۃ اکیڈمی کی سرگرمیوں کا دائرہ صرف روایتی دعوتی حلقوں تک محدود نہیں بلکہ اس نے معاشرے کے مختلف طبقات کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنایا۔ اکیڈمی نے ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوانوں، سرکاری افسران، کمیونٹی لیڈرز اور دیگر پیشہ ور افراد کے لیے خصوصی تربیتی پروگرام متعارف کروائے جن کا مقصد اسلامی فکر، اخلاق اور دعوتی شعور کو فروغ دینا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اکیڈمی نے قومی یکجہتی، بین المسالک ہم آہنگی، خاندانی استحکام، اخلاقی تربیت اور سماجی شعور جیسے موضوعات کو بھی اپنی دعوتی سرگرمیوں میں شامل کیا، جس سے اس کی خدمات کا دائرہ مزید وسیع ہوا۔ (دعوۃ اکیڈمی، سالانہ رپورٹ)

دعوۃ اکیڈمی کی ایک نمایاں خصوصیت اس کا کثیر الجہتی دعوتی و تربیتی نظام ہے۔ اکیڈمی نے تربیتی کورسز، ورکشاپس، سیمینارز، کانفرنسز، اشاعتی منصوبوں، آڈیو ویژول ذرائع اور جدید ابلاغی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے دعوتی عمل کو مؤثر بنانے کی کوشش کی ہے۔ اکیڈمی کے مختلف شعبہ جات نہ صرف دینی تعلیمات کے فروغ کے لیے کام کرتے ہیں بلکہ معاشرتی مسائل کے حل، فکری رہنمائی اور عملی تربیت کے لیے بھی سرگرم عمل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دعوۃ اکیڈمی کو پاکستان میں دعوت و تربیت کے میدان میں ایک منظم اور فعال ادارے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ (مسعود، اسلامی ادارے اور معاصر معاشرہ)

مجموعی طور پر دعوۃ اکیڈمی ایک ایسے ادارہ جاتی ماڈل کی نمائندگی کرتی ہے جس نے علمی رہنمائی، دعوتی حکمتِ عملی اور تربیتی سرگرمیوں کو یکجا کرتے ہوئے اسلامی دعوت کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی مختلف سرگرمیاں اس امر کی غماز ہیں کہ مؤثر دعوت محض نظری مباحث سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے منظم تربیت، مناسب حکمتِ عملی اور سماجی ضروریات کا ادراک بھی ناگزیر ہے۔ یہی پہلو دعوۃ اکیڈمی کو معاصر اسلامی دعوت و

تربیت کے اہم اداروں میں نمایاں مقام عطا کرتا ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، تربیتی پروگرامز اور دعوتی سرگرمیاں)

2 قیامِ دعوۃ اکیڈمی اور اس کے اغراض و مقاصد

عصرِ حاضر میں اسلامی دعوت کو جن فکری، سماجی اور تہذیبی چیلنجز کا سامنا ہے، ان سے مؤثر انداز میں عہدہ برآ ہونے کے لیے منظم اور ادارہ جاتی کوششوں کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی ہے۔ پاکستان میں اسلامی تعلیمات کے فروغ اور دینی شعور کی بیداری کے لیے مختلف علمی و دعوتی ادارے قائم کیے گئے، تاہم ایک ایسے مرکز کی ضرورت موجود تھی جو دعوت، تربیت، تحقیق اور ابلاغ کے میدان میں ہمہ جہت کردار ادا کر سکے۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے زیرِ انتظام 1985ء میں دعوۃ اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اکیڈمی کے قیام کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق پیش کرنا، داعیانِ اسلام کی علمی و عملی تربیت کرنا اور معاشرے کے مختلف طبقات میں دینی شعور کو فروغ دینا تھا۔ (دعوۃ اکیڈمی، تعارف و خدمات، ص 5-7)

دعوۃ اکیڈمی کا قیام محض ایک تعلیمی یا انتظامی ضرورت کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ اس کے پس منظر میں اسلامی دعوت کو منظم بنیادوں پر استوار کرنے کا ایک جامع تصور کارفرما تھا۔ اکیڈمی کے بانیان کا نقطۂ نظر یہ تھا کہ دعوتِ دین کا عمل صرف وعظ و نصیحت تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے تربیت، کردار سازی، ابلاغ اور سماجی خدمت کے مختلف پہلوؤں سے جوڑنا ضروری ہے۔ اسی تصور کے تحت اکیڈمی نے ابتدا ہی سے ایسے پروگرام ترتیب دیے جن کا مقصد افراد کی فکری اصلاح، اخلاقی تربیت اور دعوتی صلاحیتوں کی نشوونما تھا۔ (دعوۃ اکیڈمی، قیام اور ارتقاء، ص 5-7)

دعوۃ اکیڈمی کے اغراض و مقاصد میں اسلامی تعلیمات کی ترویج، قرآن و سنت کے پیغام کو عام کرنا، دعوتی کارکنوں کی تیاری، معاشرے میں مثبت اسلامی اقدار کا فروغ اور مختلف طبقاتِ زندگی کے لیے تربیتی مواقع فراہم کرنا شامل ہے۔ اکیڈمی نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے نہ صرف تربیتی کورسز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا بلکہ اشاعتی سرگرمیوں، تحقیقی منصوبوں، میڈیا پروگراموں اور عوامی آگاہی مہمات کو بھی اپنی حکمتِ عملی کا حصہ بنایا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اسلامی دعوت کو جدید ذرائع اور مؤثر اسالیب کے ذریعے زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچایا جا سکے۔ (دعوۃ اکیڈمی، سالانہ رپورٹ، ص 15-18)

اکیڈمی کے مقاصد میں ایک اہم مقصد ایسے افراد کی تیاری بھی ہے جو اپنی عملی زندگی میں اسلامی تعلیمات کے نمائندہ بن سکیں اور اپنے اپنے شعبہ ہائے زندگی میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ ثابت ہوں۔ اسی لیے اکیڈمی نے مختلف پیشہ ورانہ اور سماجی طبقات کے لیے الگ الگ تربیتی پروگرام مرتب کیے، جن میں ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوانوں اور سرکاری اداروں سے وابستہ افراد کو خصوصی توجہ دی گئی۔ یہ تنوع اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اکیڈمی دعوت و تربیت کو معاشرے کے تمام طبقات تک پہنچانے کی کوشش کرتی ہے اور اسے صرف مخصوص حلقوں تک محدود نہیں رکھتی۔ (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، دعوۃ اکیڈمی پروفائل)

دعوۃ اکیڈمی کے قیام کے بنیادی مقاصد اور اس کی عملی سرگرمیوں کا مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ یہ ادارہ دعوت، تربیت اور اصلاحِ فکر کے میدان میں ایک جامع اور متوازن حکمتِ عملی پر عمل پیرا ہے۔ اکیڈمی نے اپنے قیام سے لے کر اب تک علمی رہنمائی، تربیتی خدمات اور دعوتی

سرگرمیوں کے ذریعے نہ صرف پاکستان بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی شناخت قائم کی ہے، جو اس کے مقاصد اور نصب العین کی عملی تعبیر سمجھی جا سکتی ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، قومی تربیتی پروگرامز: تعارف و مقاصد)

3 دعوۃ اکیڈمی کا دعوتی و تربیتی منہج

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا دعوتی و تربیتی منہج قرآن و سنت کی تعلیمات، اعتدال و توازن کے اصولوں اور عصرِ حاضر کے تقاضوں پر مبنی ایک جامع اور منظم نظام کی حیثیت رکھتا ہے۔ اکیڈمی کے نزدیک دعوت کا مفہوم محض دینی معلومات کی ترسیل یا مذہبی احکام کی تبلیغ تک محدود نہیں بلکہ یہ ایک ہمہ گیر عمل ہے جس کا مقصد فرد کی فکری، اخلاقی، روحانی اور عملی تربیت کے ذریعے ایک مثبت اور متوازن اسلامی شخصیت کی تشکیل ہے۔ اسی تصور کے تحت اکیڈمی نے اپنے دعوتی و تربیتی پروگراموں کو اس انداز سے مرتب کیا ہے کہ وہ مختلف طبقاتِ معاشرہ کی ضروریات، ذہنی سطح اور عملی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات کو قابلِ فہم اور قابلِ عمل صورت میں پیش کر سکیں۔ قرآن مجید میں دعوت کے لیے حکمت، موعظۂ حسنہ اور احسن اندازِ مکالمہ کو بنیادی اصول قرار دیا گیا ہے، چنانچہ اکیڈمی کے مختلف کورسز اور تربیتی سرگرمیوں میں انہی اصولوں کی عملی ترجمانی نظر آتی ہے۔ (القرآن الکریم، النحل: 125)

اکیڈمی کا یہ نقطۂ نظر ہے کہ دعوت کے عمل میں سختی، تعصب اور تصادم کے بجائے حکمت، اعتدال، مکالمہ اور تدریج کو اختیار کیا جائے تاکہ دعوتی پیغام زیادہ مؤثر انداز میں لوگوں تک پہنچ سکے۔ اسی لیے اس کے تربیتی نصاب اور دعوتی سرگرمیوں میں فکری توازن، اخلاقی اصلاح اور سماجی ذمہ داری کے موضوعات کو بنیادی حیثیت دی جاتی ہے۔

دعوۃ اکیڈمی کے تربیتی منہج کی ایک اہم خصوصیت علم اور عمل کا امتزاج ہے۔ اکیڈمی اس تصور کو فروغ دیتی ہے کہ محض نظری علم دعوتی میدان میں مطلوبہ نتائج پیدا نہیں کر سکتا جب تک اسے عملی مہارت، مؤثر ابلاغ اور مثبت کردار کے ساتھ نہ جوڑا جائے۔ اس مقصد کے لیے اکیڈمی اپنے تربیتی کورسز میں علمی لیکچرز، مکالماتی نشستوں، گروپ مباحث، عملی مشقوں اور ورکشاپس کو شامل کرتی ہے تاکہ شرکاء نہ صرف اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہوں بلکہ انہیں عملی زندگی میں نافذ کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کر سکیں۔ (دعوۃ اکیڈمی، تربیتی نصاب اور کورسز)

اکیڈمی کے نزدیک ایک داعی یا تربیت یافتہ فرد کے لیے صرف دینی معلومات کافی نہیں بلکہ اس میں قیادت، ابلاغ، سماجی رابطہ، مسئلہ فہمی اور کردار سازی جیسی صفات کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اسی لیے اس کے تربیتی پروگرام شرکاء کی فکری و اخلاقی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی عملی صلاحیتوں کی نشوونما پر بھی توجہ دیتے ہیں۔ دعوۃ اکیڈمی کے تربیتی نظام کی ایک اہم خصوصیت قیادت سازی اور دعوتی مہارتوں کی نشوونما بھی ہے۔ اکیڈمی کے مختلف تربیتی پروگراموں میں شرکاء کو صرف علمی معلومات فراہم نہیں کی جاتیں بلکہ انہیں مؤثر ابلاغ، تنظیمی صلاحیت، ٹیم ورک، مسئلہ شناسی اور سماجی رہنمائی جیسی مہارتوں سے بھی آراستہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ موجودہ دور میں دعوتی خدمات انجام دینے والے افراد کے لیے یہ صلاحیتیں غیر معمولی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ دعوت کا میدان اب صرف مسجد، مدرسہ یا درس گاہ تک محدود نہیں رہا بلکہ سماجی، تعلیمی، ابلاغی اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز تک وسیع ہو چکا ہے۔ اسی لیے اکیڈمی کے تربیتی پروگرام شرکاء میں قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ اور عملی میدان میں مؤثر کردار ادا کرنے کی استعداد پیدا کرنے پر بھی توجہ دیتے ہیں۔

اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کا ایک اور نمایاں پہلو اس کی جامعیت اور وسعت ہے۔ اکیڈمی نے اپنی سرگرمیوں کو کسی ایک طبقے یا مخصوص حلقے تک محدود نہیں رکھا بلکہ معاشرے کے مختلف طبقات کو اپنے تربیتی نظام کا حصہ بنایا ہے۔ ائمہ و خطباء، مدارس کے اساتذہ، کالج و یونیورسٹی کے طلبہ، خواتین، نوجوان، سرکاری افسران، کمیونٹی لیڈرز اور دیگر پیشہ ور افراد کے لیے الگ الگ نوعیت کے کورسز اور تربیتی پروگرام مرتب کیے گئے ہیں۔ (دعوۃ اکیڈمی، قومی تربیتی پروگرامز رپورٹ)

اس تنوع کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی دعوت اور تربیت کے اثرات معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچ سکیں اور ہر فرد اپنی سماجی ذمہ داریوں کے مطابق اسلامی رہنمائی حاصل کر سکے۔ اکیڈمی کے نزدیک دعوتی عمل کی کامیابی اسی وقت ممکن ہے جب معاشرے کے مختلف طبقات کو ان کی ضروریات اور کردار کے مطابق تربیت فراہم کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے تربیتی پروگراموں میں مخاطب شناسی (Audience Analysis) کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ اکیڈمی کی تربیتی حکمتِ عملی کا ایک اہم پہلو معاشرتی ضروریات سے اس کی وابستگی ہے۔ اکیڈمی کے مختلف پروگراموں میں خاندانی استحکام، نوجوانوں کی فکری رہنمائی، اخلاقی تربیت، سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی جیسے موضوعات کو شامل کیا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکیڈمی دعوتی عمل کو محض مذہبی تعلیم تک محدود نہیں سمجھتی بلکہ اسے معاشرتی تعمیر و اصلاح کے ایک مؤثر ذریعہ کے طور پر دیکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے تربیتی پروگراموں میں نظری مباحث کے ساتھ معاشرتی مسائل اور ان کے اسلامی حل پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔

دعوۃ اکیڈمی نے اپنے دعوتی و تربیتی منہج میں جدید تعلیمی اور ابلاغی ذرائع سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔ معاصر دور میں جہاں ذرائع ابلاغ اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں، وہاں دعوتی سرگرمیوں کے لیے بھی نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ اکیڈمی نے ان امکانات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اشاعتی منصوبوں، آڈیو ویژول مواد، فاصلاتی تعلیم، میڈیا پروگراموں، سیمینارز، کانفرنسز اور آن لائن تربیتی سرگرمیوں کو اپنے دعوتی نظام کا حصہ بنایا۔ (دعوۃ اکیڈمی، اشاعتی و میڈیا خدمات)

اس حکمتِ عملی کا بنیادی مقصد اسلامی تعلیمات کو جدید ذرائع کے ذریعے وسیع تر حلقوں تک پہنچانا اور دعوتی عمل کو زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بنانا ہے۔ اکیڈمی کی مختلف مطبوعات، تربیتی کتابچے، تحقیقی جرائد اور میڈیا پروگرام اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ ادارہ دعوت کے روایتی اسالیب کو جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

دعوۃ اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کا ایک اہم پہلو اس کا اعتدال پسند اور وحدتِ امت پر مبنی نقطۂ نظر بھی ہے۔ اکیڈمی اپنے مختلف پروگراموں اور سرگرمیوں میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی، قومی یکجہتی، اخلاقی اصلاح اور سماجی استحکام کو فروغ دینے کی کوشش کرتی ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، بین المسالک ہم آہنگی پروگرام رپورٹ)

اس کے تربیتی نصاب میں ایسے موضوعات شامل کیے جاتے ہیں جو باہمی احترام، مکالمے، رواداری اور مثبت سماجی رویوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ اکیڈمی کا یہ منہج عصرِ حاضر کے ان چیلنجز کے تناظر میں خصوصی اہمیت رکھتا ہے جن کا تعلق مذہبی انتہاپسندی، فکری انتشار اور سماجی تقسیم سے ہے۔ اس اعتبار سے اکیڈمی کا دعوتی و تربیتی نظام محض مذہبی تعلیم تک محدود نہیں بلکہ ایک متوازن، ذمہ دار اور مثبت معاشرتی شعور کی تشکیل کا ذریعہ بھی ہے۔

دعوۃ اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کا گہرائی سے جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بنیاد محض چند تربیتی سرگرمیوں یا دعوتی پروگراموں پر نہیں بلکہ ایک منظم فکری تصور پر قائم ہے۔ اکیڈمی کے ہاں دعوت کو فرد کی فکری، اخلاقی اور عملی تعمیر کے ایک مسلسل عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جس میں علم، کردار اور سماجی ذمہ داری ایک دوسرے سے مربوط عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکیڈمی کے تربیتی پروگراموں میں صرف دینی معلومات کی فراہمی کو کافی نہیں سمجھا جاتا بلکہ ان معلومات کو فرد کی عملی زندگی اور سماجی کردار کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس تناظر میں اکیڈمی کا منہج روایتی تدریسی طرز سے مختلف نظر آتا ہے کیونکہ اس کا مرکز محض تعلیم نہیں بلکہ تربیت اور شخصیت سازی ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، تربیتی نصاب اور کورسز، ص 20-24)

تجزیاتی اعتبار سے دیکھا جائے تو اکیڈمی کے منہج کی ایک اہم خصوصیت اس کا توازن (Balance) ہے۔ ایک طرف یہ قرآن و سنت کی بنیادی تعلیمات سے وابستگی کو برقرار رکھتا ہے اور دوسری طرف عصرِ حاضر کے فکری، سماجی اور ابلاغی تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ یہی توازن اس کے مختلف تربیتی کورسز، اشاعتی منصوبوں اور دعوتی سرگرمیوں میں نمایاں طور پر دکھائی دیتا ہے۔ اکیڈمی کی کوشش یہ رہی ہے کہ دعوتی عمل کو محض جذباتی اپیل یا رسمی مذہبی سرگرمی کے دائرے میں محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے علمی استدلال، فکری بصیرت اور عملی حکمت کے ساتھ آگے بڑھایا جائے۔ اس اعتبار سے اکیڈمی کا منہج معاصر اسلامی دعوت کے ان تقاضوں سے ہم آہنگ دکھائی دیتا ہے جو علم اور عمل کے امتزاج کو دعوتی کامیابی کی بنیادی شرط قرار دیتے ہیں۔ (القرضاوی، ثقافة الداعية، ص 115-120)

اکیڈمی کے منہج کا ایک اور قابلِ توجہ پہلو یہ ہے کہ اس میں تربیت کو دعوت کا لازمی جزو سمجھا گیا ہے۔ عام طور پر دعوتی سرگرمیوں میں پیغام رسانی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے، لیکن دعوۃ اکیڈمی نے دعوت کے ساتھ تربیت کو بھی یکساں اہمیت دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بیشتر پروگراموں میں شرکاء کی فکری اصلاح، اخلاقی تعمیر، عملی رہنمائی اور سماجی شعور کی نشوونما کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہ نقطۂ نظر اس تصور کی عکاسی کرتا ہے کہ پائیدار دعوتی نتائج اسی وقت حاصل کیے جا سکتے ہیں جب افراد کے اندر مطلوبہ فکری اور اخلاقی اوصاف پیدا کیے جائیں۔ اس لحاظ سے اکیڈمی کا منہج محض معلوماتی نہیں بلکہ تبدیلیِ فکر و کردار (Transformative Approach) کی نمائندگی کرتا ہے۔

مزید برآں، اکیڈمی نے دعوتی عمل کو معاشرے کی حقیقی ضروریات کے ساتھ مربوط رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے مختلف تربیتی اور تعلیمی پروگرام اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ادارہ معاشرتی اصلاح، فکری رہنمائی، اخلاقی تربیت اور سماجی ہم آہنگی کو دعوتی عمل کا حصہ تصور کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے تربیتی نصاب میں ایسے موضوعات کو شامل کیا جاتا ہے جو فرد کو نہ صرف دینی شعور فراہم کرتے ہیں بلکہ اسے معاشرے کا ایک ذمہ دار اور مثبت کردار ادا کرنے والا فرد بنانے میں بھی معاون ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے اکیڈمی کا دعوتی و تربیتی منہج ایک ہمہ گیر اور جامع نقطۂ نظر کا مظہر دکھائی دیتا ہے جس میں فرد کی اصلاح اور معاشرے کی بہتری کو ایک دوسرے سے جدا نہیں سمجھا جاتا۔

مجموعی طور پر دعوۃ اکیڈمی کا دعوتی و تربیتی منہج قرآن و سنت کی بنیادوں پر استوار ایک جامع، متوازن اور عملی منہج ہے جس میں دعوت، تربیت، کردار سازی، علمی رہنمائی اور سماجی ذمہ داری کے عناصر ایک دوسرے کے ساتھ مربوط نظر آتے ہیں۔ اکیڈمی نے اپنے قیام سے لے کر اب تک

مختلف طبقاتِ معاشرہ کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے تربیتی اور دعوتی پروگرام متعارف کروائے ہیں جو نہ صرف دینی شعور کے فروغ میں معاون ثابت ہوئے بلکہ فکری رہنمائی، اخلاقی تربیت اور سماجی استحکام کے میدان میں بھی اہم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ یہی خصوصیات دعوۃ اکیڈمی کو پاکستان کے نمایاں دعوتی و تربیتی اداروں میں ممتاز مقام عطا کرتی ہیں اور اسے معاصر اسلامی دعوت کے ایک مؤثر ادارہ جاتی نمونے کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ (دعوۃ اکیڈمی، تعارف و خدمات، ص 15-18)

4 دعوۃ اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کے نمایاں خصائص

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے دعوتی و تربیتی منہج کا گہرائی سے مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ منہج محض روایتی دعوتی سرگرمیوں تک محدود نہیں بلکہ ایک منظم، جامع اور مقصدی تربیتی فلسفے پر مبنی ہے۔ اکیڈمی نے اپنے قیام سے ہی اس حقیقت کو پیش نظر رکھا کہ عصر حاضر میں دعوتِ دین کا عمل محض خطابت، وعظ یا محدود تعلیمی سرگرمیوں کے ذریعے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لیے ایک ایسے تربیتی نظام کی ضرورت ہے جو افراد کی فکری، اخلاقی، روحانی اور عملی صلاحیتوں کو بیک وقت پروان چڑھائے۔ اسی تصور کے تحت اکیڈمی نے اپنے دعوتی و تربیتی منہج کو قرآن و سنت کی تعلیمات، سیرتِ نبوی ﷺ کے اسالیب اور معاصر سماجی ضروریات کے امتزاج سے مرتب کیا ہے۔ اس منہج کا بنیادی مقصد ایسے افراد کی تیاری ہے جو نہ صرف اسلامی تعلیمات سے آگاہ ہوں بلکہ انہیں اپنی عملی زندگی اور معاشرتی روابط میں مؤثر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔ (دعوۃ اکیڈمی، سالانہ رپورٹ، ص 22-28)

دعوۃ اکیڈمی کے منہج کی سب سے نمایاں خصوصیت اعتدال اور توازن کا فروغ ہے۔ اکیڈمی اپنے تمام تربیتی اور دعوتی پروگراموں میں ایسی فکر کو فروغ دیتی ہے جو افراط و تفریط سے پاک، علمی بنیادوں پر استوار اور امتِ مسلمہ کے وسیع تر مفاد سے ہم آہنگ ہو۔ اکیڈمی کے نزدیک دعوت کا مقصد محض معلومات کی فراہمی نہیں بلکہ افراد میں ایسا فکری توازن پیدا کرنا ہے جو انہیں معاشرتی اور مذہبی معاملات میں مثبت اور تعمیری کردار ادا کرنے کے قابل بنا سکے۔ اسی لیے اس کے مختلف کورسز اور تربیتی مواد میں رواداری، مکالمہ، باہمی احترام، وحدتِ امت اور قومی ہم آہنگی جیسے موضوعات کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ مذہبی انتہاپسندی، فرقہ وارانہ کشیدگی اور فکری انتشار مسلم معاشروں کے اہم مسائل میں شمار ہوتے ہیں، دعوۃ اکیڈمی کا یہ اعتدال پسند منہج ایک مثبت اور مؤثر حکمتِ عملی کے طور پر سامنے آتا ہے۔ اکیڈمی مختلف مکاتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے افراد کو ایک مشترکہ علمی اور تربیتی پلیٹ فارم مہیا کرنے کی کوشش کرتی ہے، جس کے نتیجے میں دعوتی عمل میں وسعتِ نظر اور فکری توازن پیدا ہوتا ہے۔

اس منہج کی دوسری اہم خصوصیت تدریج اور حکمت پر مبنی دعوتی اسلوب ہے۔ قرآن مجید نے دعوت کے لیے حکمت، موعظۂ حسنہ اور حسنِ مکالمہ کو بنیادی اصول قرار دیا ہے، اور دعوۃ اکیڈمی نے انہی اصولوں کو اپنے تربیتی نظام کی بنیاد بنایا ہے۔ اکیڈمی اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے کہ مختلف افراد کی علمی سطح، ذہنی استعداد اور سماجی پس منظر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، لہٰذا ہر طبقے کے لیے یکساں اسلوبِ دعوت مؤثر ثابت نہیں ہو سکتا۔ اسی وجہ سے اکیڈمی مختلف طبقات کے لیے جداگانہ تربیتی پروگرام ترتیب دیتی ہے اور ہر پروگرام کے مواد، تدریسی طریقۂ کار اور تربیتی اہداف کو مخاطبین کی ضروریات کے مطابق مرتب کرتی ہے۔ یہ حکمتِ عملی اس کے دعوتی منہج کو

زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بناتی ہے اور اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ دعوتی پیغام مخاطبین کی فکری سطح اور عملی ضروریات سے ہم آہنگ ہو۔

دعوۃ اکیڈمی کے تربیتی منہج کا ایک اور نمایاں وصف علم اور عمل کا امتزاج ہے۔ اکیڈمی اس تصور کی حامل ہے کہ دعوتی میدان میں محض نظری معلومات کافی نہیں ہوتیں بلکہ عملی تربیت، ابلاغی مہارت، سماجی شعور اور اخلاقی کردار بھی یکساں اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی لیے اس کے مختلف کورسز میں علمی مباحث کے ساتھ عملی سرگرمیوں، گروپ ڈسکشنز، ورکشاپس، تربیتی مشقوں اور تجرباتی سیشنز کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ (القرضاوی، ثقافة الداعية)

اس طرزِ تربیت کا مقصد شرکاء کو صرف معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ ان میں ایسی عملی صلاحیتیں پیدا کرنا ہے جو انہیں معاشرے میں مثبت تبدیلی کا مؤثر ذریعہ بنا سکیں۔ اکیڈمی کے نزدیک دعوت ایک مسلسل اور متحرک عمل ہے جس کے لیے داعی کا علمی طور پر مضبوط، اخلاقی طور پر باوقار اور عملی طور پر فعال ہونا ضروری ہے، چنانچہ اس کا تربیتی نظام اسی مقصد کے حصول کے لیے ترتیب دیا گیا ہے۔

جامعیت اور شمولیت (Inclusiveness) بھی دعوۃ اکیڈمی کے منہج کا ایک اہم وصف ہے۔ اکیڈمی نے اپنی سرگرمیوں کو صرف علماء یا مذہبی حلقوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ معاشرے کے مختلف طبقات کو اپنی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کا حصہ بنایا ہے۔ ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوان، سرکاری افسران اور مختلف پیشہ ورانہ شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے الگ الگ تربیتی پروگرام ترتیب دیے گئے ہیں۔ (دعوۃ اکیڈمی، قومی تربیتی پروگرامز رپورٹ)

اس جامع نقطۂ نظر کے نتیجے میں اکیڈمی کے دعوتی اثرات معاشرے کے مختلف طبقات تک پہنچتے ہیں اور اسلامی تعلیمات کو ایک وسیع سماجی تناظر میں پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہی جامعیت اکیڈمی کو ایک ہمہ گیر دعوتی ادارے کی حیثیت عطا کرتی ہے۔

دعوۃ اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کی ایک اور قابلِ ذکر خصوصیت جدید ذرائع ابلاغ اور عصری تعلیمی اسالیب سے استفادہ ہے۔ اکیڈمی نے وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اشاعتی منصوبوں، تربیتی کتابچوں، تحقیقی جرائد، آڈیو ویژول مواد، میڈیا پروگراموں، آن لائن تربیتی کورسز اور دیگر جدید ذرائع کو اپنی سرگرمیوں کا حصہ بنایا ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، اشاعتی و میڈیا خدمات)

اس حکمتِ عملی کے ذریعے اکیڈمی نے نہ صرف اپنی دعوتی سرگرمیوں کے دائرے کو وسعت دی بلکہ نئی نسل اور تعلیم یافتہ طبقے تک مؤثر رسائی بھی حاصل کی۔ معاصر دور میں جب ابلاغی ذرائع انسانی افکار اور رویوں پر گہرے اثرات مرتب کر رہے ہیں، اکیڈمی کا یہ طرزِ عمل اس کی بصیرت اور عصری شعور کی عکاسی کرتا ہے۔

مذکورہ خصائص کے مجموعی جائزے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دعوۃ اکیڈمی کا دعوتی و تربیتی منہج روایتی اسلامی دعوت کے بنیادی اصولوں اور جدید تعلیمی و سماجی تقاضوں کے درمیان ایک مؤثر ربط قائم کرتا ہے۔ اس کے منہج میں اعتدال، حکمت، تدریج، جامعیت، عملی تربیت، مخاطب شناسی اور عصری ذرائع سے استفادہ جیسے عناصر ایک دوسرے سے مربوط صورت میں موجود ہیں، جو اسے پاکستان کے دیگر دعوتی و تربیتی اداروں کے مقابلے میں ایک منفرد اور قابلِ مطالعہ

ادارہ جاتی ماڈل بناتے ہیں۔ یہی خصوصیات دعوۃ اکیڈمی کی دعوتی سرگرمیوں کی مؤثریت کا بنیادی سبب ہیں اور اسے معاصر اسلامی دعوت کے میدان میں ایک نمایاں مقام عطا کرتی ہیں۔

دعوۃ اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کا ایک نمایاں وصف اس کی ادارہ جاتی پائیداری اور تسلسل ہے۔ بہت سی دعوتی سرگرمیاں افراد یا محدود حلقوں کی کاوشوں پر منحصر ہوتی ہیں، جن کی افادیت اکثر مخصوص ادوار یا شخصیات تک محدود رہتی ہے، لیکن دعوۃ اکیڈمی نے دعوت اور تربیت کے عمل کو ایک منظم ادارہ جاتی نظام کے تحت استوار کیا ہے۔ مستقل تربیتی نصاب، باقاعدہ کورسز، اشاعتی سرگرمیاں، تحقیقی منصوبے اور تربیت یافتہ افرادی قوت اس تسلسل کو برقرار رکھنے میں معاون ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکیڈمی اپنے قیام سے لے کر اب تک بدلتے ہوئے سماجی اور فکری حالات کے باوجود اپنی دعوتی و تربیتی خدمات کو مؤثر انداز میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ادارہ جاتی نظم و ضبط اور منصوبہ بندی پر مبنی یہ طرزِ عمل اکیڈمی کے منہج کو دیگر بہت سے دعوتی اداروں سے ممتاز بناتا ہے۔ اسی طرح اکیڈمی کے منہج کی ایک اہم خصوصیت دعوت، تربیت اور تحقیق کے باہمی ربط میں بھی نمایاں ہوتی ہے۔ اکیڈمی نے محض تربیتی سرگرمیوں پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دعوتی لٹریچر، تحقیقی مواد، تربیتی کتابچوں اور علمی مطبوعات کی تیاری کے ذریعے ایک فکری بنیاد بھی فراہم کی ہے۔ اس کے نتیجے میں دعوتی سرگرمیاں محض وقتی یا جذباتی نوعیت کی نہیں رہتیں بلکہ علمی استدلال اور تحقیقی بنیادوں سے تقویت حاصل کرتی ہیں۔ یہ پہلو اکیڈمی کے منہج کو زیادہ پائیدار، مؤثر اور علمی اعتبار سے مضبوط بناتا ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، قیام و ارتقاء، ص 18-22)

5 دعوۃ اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کا تجزیاتی جائزہ

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے دعوتی و تربیتی منہج کا تجزیاتی جائزہ اس حقیقت کو آشکار کرتا ہے کہ اکیڈمی نے پاکستان میں دعوت و تربیت کے میدان میں ایک منفرد اور منظم ادارہ جاتی ماڈل متعارف کرایا ہے۔ عمومی طور پر دعوتی سرگرمیاں انفرادی کوششوں، محدود تنظیمی حلقوں یا مخصوص دینی طبقات تک محدود رہتی ہیں، تاہم دعوۃ اکیڈمی نے دعوت کو ایک وسیع تر تعلیمی، فکری اور تربیتی عمل کے طور پر پیش کیا ہے۔ اکیڈمی کے مختلف پروگراموں، کورسز، اشاعتی سرگرمیوں اور تربیتی منصوبوں کا مطالعہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس کے نزدیک دعوت محض مذہبی معلومات کی ترسیل کا نام نہیں بلکہ افراد کی فکری رہنمائی، اخلاقی تربیت، کردار سازی اور سماجی شعور کی بیداری کا ایک ہمہ جہت عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکیڈمی کے منہج میں دعوت اور تربیت کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا گیا بلکہ دونوں کو ایک مربوط اور تکمیلی عمل کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، تعارف و خدمات، ص 20-25)

دعوۃ اکیڈمی کے منہج کا پہلا نمایاں پہلو اس کی نظریاتی بنیاد ہے۔ اکیڈمی کا دعوتی و تربیتی فلسفہ قرآن مجید، سنتِ نبوی ﷺ اور اسلامی علمی روایت سے ماخوذ ہے۔ قرآن مجید دعوت کے لیے حکمت، موعظۂ حسنہ اور حسنِ مکالمہ کی تعلیم دیتا ہے، جبکہ سیرتِ نبوی ﷺ میں تدریج، تحمل، مخاطب شناسی اور عملی تربیت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اکیڈمی نے انہی اصولوں کو اپنے مختلف پروگراموں اور سرگرمیوں کی بنیاد بنایا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکیڈمی کا منہج محض نظری گفتگو تک محدود نہ رہا بلکہ اس نے دعوت کو عملی زندگی اور سماجی حقائق کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی۔ اس تناظر میں اکیڈمی کا منہج روایتی دعوتی اسالیب اور جدید تربیتی تقاضوں کے درمیان ایک متوازن ربط پیدا کرتا دکھائی دیتا ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، قومی تربیتی کورسز رپورٹ)

اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کا دوسرا اہم پہلو اس کی جامعیت ہے۔ بہت سے دعوتی ادارے اپنی سرگرمیوں کو مخصوص طبقۂ علماء یا مذہبی حلقوں تک محدود رکھتے ہیں، لیکن دعوۃ اکیڈمی نے مختلف سماجی طبقات کو اپنی سرگرمیوں کا حصہ بنایا۔ ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوان، سرکاری افسران، کمیونٹی لیڈرز اور مختلف پیشہ ور طبقات کے لیے علیحدہ علیحدہ تربیتی پروگرام ترتیب دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ اکیڈمی معاشرے کو ایک جامع اکائی کے طور پر دیکھتی ہے۔ اس حکمتِ عملی نے دعوتی عمل کو وسعت دی اور اکیڈمی کو ایک ایسے ادارے کی حیثیت دی جو معاشرے کے مختلف طبقات کے ساتھ براہِ راست رابطہ رکھتا ہے۔ اس اعتبار سے اکیڈمی کا منہج مخاطب شناسی (Audience-Centered Approach) کی ایک عملی مثال کے طور پر سامنے آتا ہے۔ (القرضاوی، ثقافة الداعية، ص 115-120)

دعوۃ اکیڈمی کے تربیتی نظام کا تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے علم اور عمل کے امتزاج کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ اکیڈمی کے نزدیک دعوتی کارکن یا تربیت یافتہ فرد کی کامیابی صرف نظری معلومات پر منحصر نہیں بلکہ اس کی عملی مہارت، اخلاقی کردار، ابلاغی صلاحیت اور سماجی رویہ بھی اس کی مؤثریت میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ اسی لیے اکیڈمی کے مختلف کورسز میں لیکچرز کے ساتھ عملی مشقیں، ورکشاپس، گروپ مباحث، سوال و جواب کی نشستیں اور مختلف تربیتی سرگرمیاں شامل کی جاتی ہیں۔ یہ طریقۂ کار جدید تعلیمی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے جہاں تعلیم کو محض معلومات کی فراہمی کے بجائے صلاحیتوں کی تعمیر اور کردار سازی کا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہی پہلو اکیڈمی کے تربیتی منہج کو زیادہ مؤثر اور عملی بناتا ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، اشاعتی و میڈیا خدمات)

دعوۃ اکیڈمی کی خدمات کا ایک اہم پہلو اس کی اشاعتی اور ابلاغی سرگرمیاں بھی ہیں۔ اکیڈمی نے کتابوں، رسائل، تربیتی مواد، آڈیو ویژول پروگراموں، سیمینارز، کانفرنسز اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے دعوتی پیغام کو وسیع حلقوں تک پہنچانے کی کوشش کی۔ عصرِ حاضر میں جہاں میڈیا انسانی افکار اور رویوں کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے، وہاں اکیڈمی کا یہ اقدام نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف دینی تعلیمات کو عام کرنے میں مدد ملی بلکہ دعوتی مواد کو جدید اور قابلِ فہم انداز میں پیش کرنے کے مواقع بھی پیدا ہوئے۔ اس تناظر میں اکیڈمی کا ابلاغی منہج اس کی دعوتی حکمتِ عملی کا ایک مضبوط ستون قرار دیا جا سکتا ہے۔ (دعوۃ اکیڈمی، سالانہ رپورٹ، ص (35-30

تحقیقی مطالعے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اکیڈمی نے اپنے دعوتی و تربیتی منہج میں اعتدال اور توازن کو مرکزی حیثیت دی ہے۔ اکیڈمی کے مختلف پروگراموں میں فرقہ وارانہ کشیدگی، مذہبی انتہاپسندی اور فکری تعصبات سے اجتناب کی روش اختیار کی گئی ہے۔ اس کے بجائے باہمی احترام، رواداری، مکالمہ، قومی یکجہتی اور وحدتِ امت جیسے تصورات کو فروغ دیا گیا ہے۔ پاکستان جیسے متنوع مذہبی اور سماجی ماحول میں یہ پہلو غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اکیڈمی کی یہی اعتدال پسند حکمتِ عملی اسے دیگر بہت سے اداروں سے ممتاز کرتی ہے اور اس کے دعوتی اثرات کو زیادہ وسیع اور قابلِ قبول بناتی ہے۔

تاہم ایک تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو بعض ایسے پہلو بھی ہیں جن پر مزید توجہ دینے کی ضرورت موجود ہے۔ اگرچہ اکیڈمی نے قومی سطح پر قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، لیکن اس کی سرگرمیوں کے اثرات کی سائنسی پیمائش (Impact Assessment) کے حوالے سے مزید کام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جدید تعلیمی اور تربیتی ادارے اپنے پروگراموں کے نتائج کو جانچنے کے لیے مختلف پیمائشی طریقے اختیار کرتے ہیں، جبکہ دعوتی میدان میں اس نوعیت کی منظم تحقیق نسبتاً

کم دکھائی دیتی ہے۔ اگر اکیڈمی اپنے تربیتی پروگراموں کے شرکاء پر طویل المدتی اثرات کا جائزہ لینے کے لیے مستقل تحقیقی نظام وضع کرے تو اس کے تربیتی ماڈل کی مؤثریت مزید واضح ہو سکتی ہے۔ (مسعود، اسلامی ادارے اور معاصر معاشرہ، لاہور)

اسی طرح عصرِ حاضر میں ڈیجیٹل میڈیا، مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا پلیٹ فارمز اور آن لائن تعلیم نے دعوتی سرگرمیوں کی نوعیت کو بڑی حد تک تبدیل کر دیا ہے۔ نئی نسل کی فکری تشکیل میں روایتی ذرائع کے مقابلے میں ڈیجیٹل ذرائع زیادہ اثر انداز ہو رہے ہیں۔ اگرچہ اکیڈمی نے میڈیا اور اشاعتی خدمات کے میدان میں کام کیا ہے، لیکن موجودہ حالات مزید وسعت اور جدت کا تقاضا کرتے ہیں۔ آن لائن تربیتی کورسز، ڈیجیٹل لرننگ پلیٹ فارمز، انٹرایکٹو تعلیمی مواد اور سوشل میڈیا پر منظم دعوتی حکمتِ عملی مستقبل کی اہم ضرورتوں میں شامل ہیں۔

مزید برآں، اکیڈمی کے مختلف تربیتی پروگراموں اور کورسز کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لیے تربیت یافتہ افراد کے ساتھ فالو اپ رابطے اور مسلسل رہنمائی کے نظام کو بھی مزید مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ تربیتی عمل کی کامیابی صرف کورس کے انعقاد تک محدود نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد شرکاء کی عملی کارکردگی اور سماجی خدمات کا جائزہ بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر اس پہلو پر مزید توجہ دی جائے تو تربیتی سرگرمیوں کے نتائج زیادہ مؤثر اور دیرپا ہو سکتے ہیں۔

مستقبل کے امکانات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو دعوۃ اکیڈمی کے پاس ترقی اور وسعت کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ بین الاقوامی جامعات اور دعوتی اداروں کے ساتھ علمی اشتراک، تحقیق پر مبنی تربیتی نصاب، ڈیجیٹل دعوتی پلیٹ فارمز، نوجوانوں کے لیے خصوصی فکری و تربیتی پروگرام اور بین الاقوامی سطح پر دعوتی خدمات کے فروغ جیسے شعبے اکیڈمی کی آئندہ حکمتِ عملی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح اکیڈمی نہ صرف پاکستان بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک مؤثر اسلامی تربیتی ماڈل کے طور پر اپنی شناخت کو مزید مضبوط بنا سکتی ہے۔

مجموعی طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ دعوۃ اکیڈمی کا دعوتی و تربیتی منہج علمی بنیادوں، عملی تربیت، اعتدال پسند فکر، سماجی ذمہ داری اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگی کا ایک متوازن امتزاج ہے۔ اس نے پاکستان میں دعوت و تربیت کے ادارہ جاتی ارتقاء میں نمایاں کردار ادا کیا ہے اور مختلف طبقاتِ معاشرہ میں دینی شعور، فکری رہنمائی اور اخلاقی تربیت کے فروغ میں مؤثر خدمات انجام دی ہیں۔ اگرچہ بعض عصری چیلنجز اور انتظامی تقاضے موجود ہیں، تاہم مجموعی طور پر اکیڈمی کا منہج معاصر اسلامی دعوت کے لیے ایک قابلِ قدر اور قابلِ مطالعہ نمونہ پیش کرتا ہے۔

6 خلاصۂ بحث

دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے دعوتی و تربیتی منہج کے اس تجزیاتی مطالعے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اکیڈمی نے پاکستان میں دعوتِ دین اور تربیتِ افراد کے میدان میں ایک منظم، جامع اور ادارہ جاتی ماڈل پیش کیا ہے۔ اپنے قیام سے لے کر اب تک اکیڈمی نے اسلامی دعوت کو محض وعظ و نصیحت یا محدود تعلیمی سرگرمی کے دائرے میں رکھنے کے بجائے اسے ایک ہمہ گیر تربیتی عمل کے طور پر فروغ دیا ہے، جس کا مقصد افراد کی فکری، اخلاقی، روحانی اور عملی صلاحیتوں کی تعمیر و تشکیل ہے۔ اکیڈمی کے مختلف تربیتی پروگرام، دعوتی کورسز، اشاعتی سرگرمیاں اور ابلاغی منصوبے اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ادارے نے دعوت کو معاشرتی ضروریات اور عصری تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی سنجیدہ کوشش کی ہے۔ اس

مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اکیڈمی نے دعوتی عمل کو محض نظری گفتگو تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے عملی تربیت، کردار سازی اور سماجی خدمت کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے مختلف پروگراموں میں علمی آگاہی کے ساتھ عملی مہارتوں، اخلاقی تربیت اور معاشرتی ذمہ داری کے عناصر بھی نمایاں طور پر موجود ہیں۔

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوۃ اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کی بنیاد قرآن و سنت کے ان اصولوں پر قائم ہے جن میں حکمت، تدریج، اعتدال، حسنِ مکالمہ اور اصلاحِ احوال کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اکیڈمی نے ان اصولوں کو محض نظری سطح پر بیان نہیں کیا بلکہ انہیں اپنے تربیتی نصاب، کورسز، ورکشاپس، سیمینارز اور مختلف دعوتی سرگرمیوں میں عملی صورت دی ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو اکیڈمی کا منہج روایتی دعوتی اسالیب اور جدید تربیتی تقاضوں کے درمیان ایک متوازن ربط پیدا کرتا ہے جو اس کی نمایاں خصوصیات میں شمار ہوتا ہے۔ اکیڈمی کے تربیتی پروگرام اس تصور پر قائم ہیں کہ دعوتی میدان میں کامیابی کے لیے محض علمی معلومات کافی نہیں بلکہ عملی مہارت، ابلاغی صلاحیت، سماجی شعور اور اخلاقی کردار بھی ضروری ہیں۔ اسی مقصد کے لیے تربیتی سرگرمیوں میں نظری مباحث کے ساتھ عملی مشقوں، مکالماتی نشستوں، ورکشاپس اور تربیتی سرگرمیوں کو شامل کیا جاتا ہے۔ یہ طرزِ عمل جدید تعلیمی نظریات سے بھی ہم آہنگ ہے جو تعلیم کو محض معلومات کی فراہمی کے بجائے کردار سازی اور صلاحیتوں کی نشوونما کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔

مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اکیڈمی نے دعوتی سرگرمیوں کو کسی ایک مخصوص طبقے تک محدود نہیں رکھا بلکہ معاشرے کے مختلف طبقات کے لیے جداگانہ تربیتی پروگرام مرتب کیے۔ ائمہ و خطباء، اساتذہ، طلبہ، خواتین، نوجوانوں، سرکاری افسران اور مختلف پیشہ ور حلقوں کے لیے تربیتی مواقع فراہم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اکیڈمی دعوت کو ایک ہمہ گیر سماجی عمل سمجھتی ہے۔ مختلف طبقات کے لیے الگ الگ نصاب اور تربیتی حکمتِ عملی اختیار کرنا اس کے دعوتی منہج کی پختگی اور وسعتِ نظر کی علامت ہے۔ اس حکمتِ عملی کے نتیجے میں اکیڈمی نہ صرف دینی شعور کی بیداری میں کامیاب ہوئی بلکہ اس نے مختلف سماجی حلقوں میں مثبت فکری اور اخلاقی تبدیلیوں کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اس امر کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ عصرِ حاضر میں معاشرہ فکری انتشار، اخلاقی بحران اور سماجی تبدیلیوں کے مختلف مراحل سے گزر رہا ہے، جس کے پیشِ نظر تربیتی اور دعوتی اداروں کی ذمہ داریاں مزید بڑھ جاتی ہیں۔

دعوۃ اکیڈمی کے دعوتی و تربیتی منہج کا ایک اہم پہلو اس کی ادارہ جاتی پائیداری اور تسلسل بھی ہے۔ بہت سی دعوتی سرگرمیاں افراد یا محدود حلقوں کی کاوشوں پر منحصر ہوتی ہیں اور ان کے اثرات اکثر مخصوص ادوار یا شخصیات تک محدود رہتے ہیں، لیکن دعوۃ اکیڈمی نے دعوت اور تربیت کے عمل کو ایک منظم ادارہ جاتی نظام کے تحت استوار کیا ہے۔ مستقل تربیتی نصاب، باقاعدہ کورسز، اشاعتی سرگرمیاں، تحقیقی منصوبے اور تربیت یافتہ افرادی قوت اس تسلسل کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکیڈمی اپنے قیام سے لے کر اب تک بدلتے ہوئے سماجی، فکری اور تعلیمی حالات کے باوجود اپنی دعوتی و تربیتی خدمات کو جاری رکھنے میں کامیاب رہی ہے۔ ادارہ جاتی نظم و ضبط، منصوبہ بندی اور تربیتی استحکام اس کے منہج کو دیگر بہت سے دعوتی اداروں سے ممتاز بناتے ہیں۔

اشاعتی اور ابلاغی خدمات کے حوالے سے بھی دعوۃ اکیڈمی نے قابلِ قدر کردار ادا کیا ہے۔ مختلف زبانوں میں کتابوں، رسائل، تربیتی مواد، آڈیو ویژول پروگراموں، تحقیقی مطبوعات اور دیگر دعوتی

ذرائع کی تیاری اور اشاعت نے اس کے دعوتی پیغام کو وسیع تر حلقوں تک پہنچانے میں مدد دی۔ جدید ذرائع ابلاغ سے استفادہ کرتے ہوئے اکیڈمی نے دعوتی سرگرمیوں کو روایتی حلقوں سے نکال کر وسیع سماجی سطح تک منتقل کیا۔ یہ امر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ادارہ عصرِ حاضر کے ابلاغی تقاضوں سے آگاہ ہے اور دعوتی عمل کو جدید ذرائع کے ذریعے مؤثر بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اکیڈمی نے تحقیق، اشاعت اور تربیت کو ایک دوسرے سے مربوط کر کے ایک ایسا فکری ماحول پیدا کیا ہے جس میں دعوتی سرگرمیاں صرف جذباتی اپیل تک محدود نہیں رہتیں بلکہ علمی استدلال اور فکری پختگی سے بھی تقویت حاصل کرتی ہیں۔

اس تحقیق سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ دعوۃ اکیڈمی نے دعوت و تربیت کے میدان میں علم اور عمل کے امتزاج کو کامیابی کے ساتھ فروغ دیا ہے۔ اس کے مختلف پروگراموں میں صرف مذہبی معلومات کی فراہمی مقصود نہیں بلکہ شرکاء کی فکری بصیرت، اخلاقی تعمیر، سماجی شعور اور عملی صلاحیتوں کی نشوونما بھی پیشِ نظر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکیڈمی کے تربیتی پروگراموں کے اثرات محض علمی سطح تک محدود نہیں رہتے بلکہ ان کے معاشرتی اور اخلاقی نتائج بھی سامنے آتے ہیں۔ اکیڈمی کی مختلف سرگرمیاں اس امر کی عکاسی کرتی ہیں کہ دعوت اور تربیت کا عمل جب منظم منصوبہ بندی، علمی رہنمائی اور عملی تربیت کے ساتھ انجام دیا جائے تو اس کے مثبت اثرات فرد اور معاشرے دونوں پر مرتب ہوتے ہیں۔

اگرچہ دعوۃ اکیڈمی کی خدمات اور اس کا دعوتی و تربیتی منہج مجموعی طور پر مؤثر اور قابلِ قدر ہے، تاہم تحقیق کے دوران بعض ایسے پہلو بھی سامنے آئے جن پر مزید توجہ دینے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اکیڈمی کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع ہونے کے باوجود ملک کے دور دراز علاقوں تک یکساں رسائی ایک چیلنج ہے۔ اسی طرح جدید ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، آن لائن تعلیم، مصنوعی ذہانت اور سوشل میڈیا کے میدان میں مزید مؤثر اور منظم حکمتِ عملی اختیار کرنے کی ضرورت موجود ہے تاکہ نئی نسل تک دعوتی پیغام زیادہ مؤثر انداز میں پہنچایا جا سکے۔ مزید برآں تربیتی پروگراموں کے شرکاء کے لیے فالو اپ سسٹم، اثرات کے جائزے اور تربیتی نتائج کی پیمائش کے طریقہ کار کو مزید مضبوط بنایا جا سکتا ہے تاکہ پروگراموں کی مؤثریت کا زیادہ سائنسی انداز میں جائزہ لیا جا سکے۔

عصرِ حاضر میں جب فکری تبدیلیاں، سماجی تغیرات اور ابلاغی ذرائع غیر معمولی رفتار سے ترقی کر رہے ہیں، اسلامی دعوتی اداروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے تربیتی اور دعوتی مناہج کو مسلسل نظرثانی اور تجدید کے عمل سے گزارتے رہیں۔ دعوۃ اکیڈمی نے اس حوالے سے قابلِ قدر بنیاد فراہم کی ہے، تاہم مستقبل میں آن لائن تربیتی پروگراموں، ڈیجیٹل دعوت، بین الاقوامی علمی تعاون، تحقیقی منصوبوں، نوجوان نسل کی فکری رہنمائی اور جدید ابلاغی ذرائع کے مؤثر استعمال کے لیے مزید جامع حکمتِ عملی اختیار کی جا سکتی ہے۔ اس سے نہ صرف اکیڈمی کی خدمات کا دائرہ وسیع ہوگا بلکہ اس کی دعوتی و تربیتی سرگرمیوں کے اثرات بھی مزید مستحکم ہوں گے۔

مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے پاکستان میں دعوت و تربیت کے میدان میں ایک منفرد اور قابلِ تقلید ادارہ جاتی ماڈل پیش کیا ہے۔ اس کا دعوتی و تربیتی منہج قرآن و سنت کے اصولوں، اعتدال پسند اسلامی فکر، عملی تربیت، سماجی شعور اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگی کا حسین امتزاج ہے۔ اکیڈمی نے اپنے مختلف پروگراموں اور سرگرمیوں کے ذریعے نہ صرف دینی شعور کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا بلکہ ایک ایسے تربیتی ماحول کی تشکیل میں بھی کامیابی حاصل کی جس میں علم، عمل، اخلاق اور سماجی ذمہ داری ایک

دوسرے سے مربوط نظر آتے ہیں۔ یہی خصوصیات اسے معاصر اسلامی دعوت و تربیت کے میدان میں ایک مؤثر، فعال اور قابلِ مطالعہ ادارے کی حیثیت عطا کرتی ہیں اور یہی اس تحقیق کا بنیادی حاصل، نتیجہ اور علمی اہمیت ہے۔

مصادر ومراجع

القرآن الکریم

Al-Qurʾān al-Karīm.

دعوۃ اکیڈمی. تعارف و خدمات. اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی.

Dawah Academy. Taʿāruf wa Khidmāt [Introduction and Services]. Islamabad: Dawah Academy, IIUI.

دعوۃ اکیڈمی. قیام و ارتقاء. اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی.

Dawah Academy. Qiyām wa Irtiqāʾ [Establishment and Development]. Islamabad: Dawah Academy, IIUI.

دعوۃ اکیڈمی. سالانہ رپورٹ. اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی.

Dawah Academy. Sālāna Riporṭ [Annual Report]. Islamabad: Dawah Academy, IIUI.

دعوۃ اکیڈمی. تربیتی نصاب اور کورسز. اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی.

Dawah Academy. Tarbiyatī Niṣāb awr Korsiz [Training Curriculum and Courses]. Islamabad: Dawah Academy, IIUI.

دعوۃ اکیڈمی. قومی تربیتی پروگرامز رپورٹ. اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی.

Dawah Academy. Qawmī Tarbiyatī Progrāmz Riporṭ [National Training Programmes Report]. Islamabad: Dawah Academy, IIUI.

دعوۃ اکیڈمی. اشاعتی و میڈیا خدمات. اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی.

Dawah Academy. Ishāʿatī wa Mīḍiyā Khidmāt [Publication and Media Services]. Islamabad: Dawah Academy, IIUI.

دعوۃ اکیڈمی. بین المسالک ہم آہنگی پروگرام رپورٹ. اسلام آباد: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی.

Dawah Academy. Bayn al-Masālik Ham-āhangī Progrām Riporṭ [Inter-Sectarian Harmony Programme Report]. Islamabad: Dawah Academy, IIUI.

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد. دعوۃ اکیڈمی پروفائل. اسلام آباد.

International Islamic University Islamabad. Dawah Academy Profile. Islamabad.

القرضاوي، يوسف. ثقافة الداعية. القاهرة: دار الشروق.

Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. Thaqāfat al-Dāʿiyah [The Culture of the Caller]. Cairo: Dār al-Shurūq.

مسعود، محمد خالد. اسلامی ادارے اور معاصر معاشرہ. لاہور.

Masʿūd, Muḥammad Khālid. Islāmī Idāre awr Muʿāṣir Muʿāsharah [Islamic Institutions and Contemporary Society]. Lahore